بن کے ان سیکولر مُر داروں کے قلب تپاں میں نہ اٹھا۔ راون کے تمام ساتھی پاکستان کی مساجد کی بے حرمتی کرتے رہے۔ جوتوں سمیت مسجدوں میں گھس گئے۔ انہوں نے قرآن کریم کو ٹھڈے مارے، حافظوں، قاریوں، مولویوں اور مذہبی عوام کی ڈاڑھیاں نوچیں، ان کے چہروں پہ تھوکا، مادرزاد برہنہ گالیاں بکیں اور کہا کہ تم سب انڈیا کے ایجنٹ ہو، تم پاکستان کے باغی ہو، سفاک سیکولرازم کے سفاک گماشتے، ختم نبوت کے نام لیواؤں کے گھروں میں گھس گئے، باعصمت و عظمت خواتین کی بے حرمتی کی، فحش کلامی کی۔ وہ کونسی گندگی ہے جو نہیں اچھالی گئی؟ وہ کونسی ناپاک حرکت ہے جو اُس وقت پاکستانی فوج اور پولیس سے سرزد نہیں ہوئی؟

آدمیت کے تھے قاتل آدمی
سر برہنہ بے اماں تھی زندگی

مجلس احرار اسلام کے دفاتر کے تالے توڑے گئے، انہیں لوٹا گیا، پچاس برس کا علمی، تاریخی ریکارڈ تباہ کیا گیا، صاف ستھرا کارآمد کاغذ ردّی میں بیچ دیا گیا، باقی ریکارڈ کو آگ لگا دی گئی، احرار کا ترجمان روزنامہ ''آزاد'' بند کر دیا گیا۔

ع.....ظلم واستبداد تھا چاروں طرف

اور یہ سب کچھ اس پاکستان میں ہوا' جسے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا، خلافت راشدہ قائم کرنے کے لیے جس سرزمین کو حاصل کیا گیا اور یہ اس جماعت کے مقتدر موذیوں نے کیا جس کا منشور قرآن تھا۔ جو صرف اس لیے الگ سلطنت چاہتی تھی کہ اس کے بقول..... ''ہمارا سماجی سیاسی نظام ہندو سے الگ ہے، مسلمانوں کے رویّے اور قدریں ہندو کے رویّوں اور قدروں سے الگ ہیں۔ ہمارا کلچر ہندو کے کلچر سے الگ ہے''.....مگر ہندو نے ہندوستان میں ختم نبوت کے نام لیواؤں کو یوں قتل نہیں کیا، ایسے تاراج نہیں کیا، ایسے نہیں لوٹا، ایسے نہیں جلایا اور مانگا جھیل میں ایسے نہیں بہایا..... یہ حساب ہم نے چکانا ہے' چاہے آخرت میں سہی!

انہی شہیدوں کے مرثیہ میں سیف الدین سیف نے لکھا تھا......

جو آئے تھے ختم نبوت میں کام
کہو ان شہیدوں پہ لاکھوں سلام

سلام' ان حق شناسوں، حق آگاہوں، حق پژوہوں کو' جنہوں نے جنگِ یمامہ میں شہید ہونے والے حق پرست صحابہ رسول علیہم السلام کی ابدی سنت تازہ کی

سلام' ان وفا کیشوں کو' جنہوں نے محبتِ رسول میں سرمست و سرشار ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منصب ختم نبوت کی حفاظت میں اپنی کڑیل جوانیوں کے نذرانے پیش کیے۔

سلام' اُن ابد بجاں جیالوں کو' جنہوں نے پاکستان کے طول و عرض میں خونِ دل دے کر محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی ختم نبوت کا چراغ جلایا۔

سلام' اُن رہروانِ جادۂ ابدی کو' جو فنا کے گھاٹ اتر کر بقاءِ دوام پا گئے۔

سلام' ان جری اور جیالوں کو' جن کی پامردی و استقلال اور ایثار و شہادت نے جبر و استبداد اور مکر و ارتداد کے بندوں کو خونِ وفا کی جھیل میں ہمیشہ کے لیے غرق کر دیا۔

سلام خوددار ماؤں کے ان سپوتوں کو جن کی انمول قربانیوں نے مرزائیت کے تمرّد کو ذلت ورسوائی کے گڑھے میں دفن کر دیا۔

سلام صد ہزار سلام ان مقدس روحوں کو جو آج بھی پکار پکار کے کہہ رہی ہیں........

کسے کہ کشتہ نہ شد از قبیلۂ ما نیست

6/ مارچ...... یومِ شہداء تحریک تحفظ ختم نبوت (1953ء) ہے۔ انہی شہداء کی یاد میں اس مہینے میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ملک کے مختلف شہروں میں ''شہداء ختم نبوت کانفرنسیں'' منعقد ہوتی ہیں اور میں سوچ رہا ہوں کہ اب پھر مسلم لیگ کی حکومت ہے اور یہ حکمران چاہیں تو خون کے یہ داغ دھل سکتے ہیں...... ورنہ

تو ہی اگر نہ چاہے بہانے ہزار ہیں

بقیہ از صفحہ 17 ....

سوچنے کی بات یہ ہے کہ انسان کو پورے جسم انسان میں خوبصورتی اور حسن کے اعتبار سے کون سا عضو سب سے پہلے متاثر کرتا ہے اور اپنی جانب مائل کرنے کی سب سے زیادہ اہلیت رکھتا ہے؟ کیا وہ انسان جو عورت کے جسم سے اٹھنے والی خوشبو سے متاثر ہو سکتا ہو، جسے عورتوں کی چال اور ان کے قدموں کی آواز اپنی جانب مائل کر لیتی ہو، جیسے عورت کے جسم کے دیگر حصے مثلاً پیر وغیرہ اپنی جانب کھینچ لیتے ہوں، اسے عورت کا چہرہ متاثر نہیں کرے گا؟ وہ جب کسی خوبصورت چہرے کو دیکھے گا تو اس کے جذبات میں کسی قسم کا ارتعاش پیدا نہیں ہوگا؟ استدلال کیا جا سکتا ہے؟

اسی سوال کو ایک اور پہلو سے بھی دیکھا جا سکتا ہے، آرائش وزیبائش حسن کے لئے جو اقدامات عصر حاضر میں رائج ہیں اور خصوصاً بیوٹی پارلرز جن پر خصوصی توجہ دیتے ہیں، ان میں اوّلیت اہمیت اور ترجیح کس چیز کو حاصل ہے؟ کیا سب سے زیادہ وقت، سب سے زیادہ دولت اور سب سے زیادہ صلاحیت چہرے کی نگہداشت اور اس کی زیبائش پر صرف نہیں ہوتی؟ اگر جواب اثبات میں ہے اور یقیناً اثبات میں ہے تو پھر چہرے کو کس بنیاد پر حجاب کی تعریف اور اس کے حکم سے خارج کیا جا سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ ہمیں غور وفکر کی توفیق اور فہم سلیم عطا فرمائے۔ آمین

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

☆ دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان ☆ 25/ مارچ 2004ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی **سید عطاء المہیمن بخاری** دامت برکاتہم

(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

الداعی: سید محمد کفیل بخاری ناظم جامعہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان فون: 061-511961

آگ لگی ہے گلشن گلشن

سید یونس الحسنی

جس کے قدموں کو ایک بار لغزش آ جائے، وہ اپنی قامت پر راست کبھی نہیں رہ سکتا، جو کسی کے قبالے میں آ جائے، اُس کی قائم مزاجی غارت ہو جاتی ہے اور جو بے حسی کا نخچیر محض ہو اُس میں احساس حال کی بوقلموں کیفیات مفقود ہو جاتی ہیں۔ بدقسمتی سے ہماری حکومت حاضرہ ایسی ہی ناخوشگوار و نا سعید حالتوں کی معجون مرکب ہے، وہ قائم بالغیر بھی ہے اور گھمبیر قومی معاملات میں قاف و دال کی رسیا بھی۔ ''زمینی حقائق'' کے نام پر طالبان کو مروایا، کشمیر پالیسی سے پسپائی اختیار کی اور اب ایسا فاؤل پلے کیا ہے جس کی مثال ملنا ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ وطن عزیز کے ایٹمی پروگرام پر یہ حسبِ عادت اپنی نیت ثابت رکھ سکی ہے نہ بھری۔ یہ سب کچھ بھی ہمارے صدرِ ذی جبر کے دلبرِ صید گر مسٹر بش کے کہنے پر ہوا مگر اس دفعہ ''حقیقت'' کا ذکر کرنے کی بجائے انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کی طرف سے جاری کردہ ایک مراسلے کا بہانہ بنایا گیا کہ اس میں پاکستان کے چند نامور ایٹمی سائنسدانوں کا نام لیا گیا تھا۔ اسے حسن اتفاق کہیے یا حق گوئی کہ مذکورہ ایجنسی کے سربراہ محمد البرادعی نے اپنی طرف سے وضاحت کردی کہ ہم نے کسی کا نام تک نہیں لیا۔ پھر اچانک ایک ''تماشبین اخبار'' نے ایران اور لیبیا کے بعض ذمہ داران سے منسوب بیانات شائع کئے، جن میں کہا گیا تھا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور ان کے بعض رفقاء نے ہر دو ممالک کے نیوکلیر پروگراموں میں بھرپور معاونت کی اور ضروری ٹیکنالوجی بھی فراہم کی۔ جنرل پرویز نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، کے آر ایل کے ان عظیم فرزندانِ وطن کو ڈی بریفنگ کے نام پر حراستی تحقیقات کے مختلف تکلیف دہ مراحل سے گزارنا ضروری سمجھا اور اُن سے وہ کچھ اگلوایا جو انہوں نے کیا ہی نہیں، حتیٰ کہ ایٹمی پروگرام کے خالق قومی ہیرو ڈاکٹر خان سے بائی بلٹ معافی بھی منگوالی۔ بعد ازاں پریس کانفرنس کر کے ایران اور لیبیا کے خوب لتے لیے۔ معاً حالات نے نئی کروٹ لی۔ ایران اور لیبیا کے رہنماؤں نے ڈنکے کی چوٹ پر جنرل صاحب کے الزامات کی مکمل تردید کردی اور اعلان کیا کہ ہمیں کسی پاکستانی سائنسدان نے کوئی معلومات یا ٹیکنالوجی نہیں دی بلکہ ہم نے کھلی بلیک مارکیٹ سے مڈل مین کے ذریعے حاصل کی۔ شمالی کوریا نے کئی قدم آگے بڑھ کر واضح کیا کہ پاکستان سے ہمیں کچھ بھی نہیں ملا۔ نیز یہ سارا ٹوپی ڈرامہ صدر امریکہ کا تخلیق کردہ ہے جس کے بہانے وہ مختلف طے شدہ اوقات میں ایران، پاکستان اور شمالی کوریا کے خلاف معاندانہ کارروائیاں کرنا چاہتے ہیں۔ اس تردیدی بیان کے دوسرے ہی دن مسٹر بش نے امریکن نیشنل یونیورسٹی میں انتخابی سلسلے کی تقریر کرتے ہوئے بڑے جذباتی انداز میں کہا کہ:

> ''ہم ایٹمی ہتھیاروں کی ٹیکنالوجی پھیلانے والے تمام افراد کا ایک ایک کر کے سراغ لگالیں گے اور ایٹمی تجارت بند کرادیں گے اور ایٹمی پھیلاؤ کے ذمہ داروں کے خلاف براہِ راست کارروائی کی جائے گی۔ ان کے میٹریل پر قبضہ کرلیا جائے گا اور اثاثے منجمد کردیئے جائیں گے۔''

دوران تقریر ڈاکٹر عبدالقدیر کا ذکر کرتے ہوئے وہ انتہائی غیض وغضب سے انہیں جلی کٹی سنانے لگے اور ایٹمی پھیلاؤ کے زیر زمین نیٹ ورک سے متعلق تمام تر انہونیوں کی ذمہ داری ان پر ڈالتے ہوئے امریکی و برطانوی خفیہ اداروں کے اس ''کارنامے'' پر